36618 ـ انٹرنیٹ کے ذریعہ تعلق قائم ہونے والی لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہے لیکن لڑکی کا والد نہیں مانتا

سوال

میں عربی النسل مسلمان ہوں انٹرنیٹ کے ذریعہ ایک لڑکی سے تعارف ہوا جو کسی دوسرے ملک میں رہتی ہے ہمارا تعلق شریعت الہی کی حدود میں تھا کیونکہ میں اللہ سے بہت زیادہ خوف رکھتا ہوں، ایک دینی التزام کرنے والی لڑکی ہونے کی خاطر میں اس سے محبت کرنے لگا، ہماری محبت ان شاء اللہ کے لیے تھی.
میں نے اسے شادی کی پیشکش کی تو اس نے قبول کر لی الحمد للہ اللہ نے میری دعا قبول فرمائی کہ مجھے ایک نیک و متقی بیوی عطا کی، خاص کر میں کئی برس سے شادی کا عزم رکھتا تھا، اس لڑکی نے بتایا کہ اس کی والدہ اجنبی ہے اور ابتدائی طور پر شادی کے لیے تیار ہے، کیونکہ اس کا والد ان سے غائب تھا، بالآخر واپس آتا تو خوشی ہوئی لیکن اس نے اپنی بیٹی کو کسی اپنے ملک کے ایک شخص سے شادی کرنے کی تیاری کا کہا، اور اس کے لیے بیٹی سے مشورہ بھی نہیں کیا.
اب لڑکی خوفزدہ ہے کیونکہ بعض اوقات والد اسے مارتا بھی ہے، وہ کہتی ہے کہ اس کا والد پاگل ہے، اللہ ہم سب کو ہدایت نصیب فرمائے.
لڑکی اس شخص سے شادی نہیں کرنا چاہتی، بلکہ مجھ سے شادی کرنا چاہتی ہے، میں بھی اسی سے شادی کرنا چاہتا ہوں، لڑکی نے مجھے کہا کہ ہم خفیہ طور پر شادی کر لیتے ہیں پھر بعد میں والد کو بتا دیں گے، لڑکی اٹھارہ برس سے زائد عمر کی ہے، آپ بتائیں کہ ہمیں کیا کرنا چاہیے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

عزیز بھائی اللہ تعالی ہمارے اور آپ کے عیوب کی پردہ پوشی فرمائے آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ سبحانہ و تعالی تم دونوں کو دیکھ رہا ہے اور تمہاری ہر حرکت پر مطلع ہے.

اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وہ اللہ آنکھوں کی خیانت کو جانتا ہے، اور جو سینوں میں چھپا ہے اس کا بھی علم رکھتا ہے غافر (19).

اور آپ کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ آپ نے وہ کچھ کیا ہے جو آپ دونوں کے لیے شرعا جائز نہ تھا، وہ یہ کہ آپ کا ایك دوسرے کو خط و کتابت کرنا اور آپس میں بات چیت کرنا، آپ نے دیکھا کہ یہ تعلقات کس طرح بڑھے اور شیطان نے آپ دونوں کو کس طرح گمراہ کیا اور آپ کے تعلقات کو مزین کر کے پیش کیا اور اسے " اللہ کے لیے محبت " کی صورت میں سامنے لایا.

دوم:

ہم جانتے ہیں کہ محبت ایك قلبی چیز ہے، اور انسان جس چیز کا مالك نہ ہو اس پر وہ قابل ملامت نہیں، لیکن ان تعلقات تك لے جانے والے اسباب اور ذرائع استعمال کرنے پر وہ مکمل ملامت کا مستحق ہے کہ اس نے حرام نظر اٹھائی اور اسی طرح خفیہ طور پر خیانت والے کلمات بھی ادا کیے، اور ٹیلی فون اور نیٹ کے ذریعہ ایك غیر محرم لڑکی سے بات چیت کرتا رہا، یہ سب شیطانی ہتھکنڈے تھے جن سے وہ مسلمان کو گمراہ کرتا ہے تا کہ وہ فحاشی میں پڑ جائیں.

جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اے ایمان والو تم شیطان کی پیروی مت کرو جو کوئی بھی شیطان کی پیروی کرے تو وہ تو بےحیائی اور برے کاموں کا ہی حکم کریگا، اور اگر اللہ تعالی کا تم پر فضل و کرم نہ ہوتا تو تم میں سے کوئی بھی پاك صاف نہ ہوتا، لیکن اللہ تعالی جسے پاك کرنا چاہے پاك کر دیتا ہے، اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے النور (21).

پھر یہ بھی قابل ملامت ہے کہ اس طرح کے اقدام کیے گئے اور حد سے تجاوز کیا گیا جس کی ابتداء حرام اور انتہاء باطل نکاح پر ہے.

اب معاملہ اس حد تك جا پہنچا ہے کہ آپ کے تعلقات اس حد تك جا پہنچے جہاں آپ بیان کر رہے ہیں، اب معاملہ لڑکی اور اس کے گھر والوں کے ہاتھ میں ہے، اس لیے اگر وہ عورت اپنے والد کو مطمئن کر سکی کہ وہ اس کی شادی ایسے شخص کے ساتھ نہ کرے جسے وہ چاہتی نہیں، اور اس کی ماں اور وہ دونوں ہی ولی کو آپ کے ساتھ شادی کرنے پر راضی و مطمئن کر سکیں، اور وہ شادی کے قابل بھی ہو جیسا کہ آپ بیان کر رہے ہیں تو پھر آپ اس کے لیے شرعی طریقہ اختیار کریں.

شرعی طریقہ یہ ہے کہ آپ اس کے والد سے اس کا رشتہ طلب کریں، یا پھر اس سے جسے وہ اس کی شادی کے لیے وکیل بنائے، اور آپ دیکھیں کہ یہ راستہ مسدود ہے تو پھر آپ کے لیے یہ تعلقات قائم رکھنے حلال نہیں، اور یہ یاد رکھیں کہ جو کوئی بھی اللہ کے لیے کسی چیز کو ترك کرتا ہے تو اللہ تعالی اسے اس کا نعم البدل عطا فرماتا ہے.

ہو سکتا ہے اس عورت کا آپ کے علاوہ کسی دوسرے شخص سے شادی کرنا ہی بہتر ہو، اور آپ کے لیے اس کے

علاوہ کسی اور عورت سے شادی کرنے میں ہی بہتری ہو.

فرمان باری تعالی ہے:

اور ہو سکتا ہے تم کسی چیز کو ناپسند کرو حالانکہ وہ تمہارے لیے بہتر ہو، اور ہو سکتا ہے تم کسی چیز کو پسند کرتے ہو لیکن وہ تمہارے لیے بری ہو، اور اللہ تعالی ہی جانتا ہے تم نہیں جانتے البقرۃ (216).

اور اگر بالفرض یہ لڑکی سچی بھی ہو کہ اس کا والد پاگل ہے، لیکن ہمارے خیال میں ایسا نہیں ہے ؟! یعنی وہ ایسا پاگل نہیں جس کی بنا پر وہ ولی نہ سکے اور اسے شرعی طور پر ولی بننے کا اہل بننے میں مانع ہو، یا پھر وہ برابر اور کفو کے رشتہ سے شادی کرنے سے روکنے والا قرار دیا جا سکے، یہ کوئی شرعی عذر نہیں ہے کہ اس کی بنا پر اس سے ولایت منتقل ہو کر کسی اور ولی میں چلی جائے.

یعنی باپ کی بجائے دادا ولی بن جائے، ایسا نہیں ہو سکتا اس کی تفصیل آپ سوال نمبر (7193) کے جواب میں دیکھ سکتے ہیں.

رہی یہ سوچ کہ ولی کی اجازت کے بغیر خفیہ طور پر نکاح کر لیا جائے، یہ تو اور بڑی مصیبت ہے، اللہ سبحانہ و تعالی ہمیں اور آپ کو اپنے غضب اور غضب والے اسباب سے محفوظ رکھے.

کیا آپ دونوں کو علم نہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

" جس عورت نے بھی اپنے اولیاء کی اجازت کے بغیر نکاح کیا تو اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے "

سنن ابو داود جدیث نمبر (2083) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

تو پھر آپ دونوں اس باطل کام کے بارہ میں کیسے سوچ رہے ہیں، جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند نہیں، اور پھر آپ یہ گمان کرتے ہیں کہ آپ کی محبت اللہ کے لیے ہے؟!!

کیا آپ کو یہ علم نہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کے اعلان اور مشہور کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا ہے:

" نکاح کا اعلان کرو "

امام احمد رحمہ اللہ نے اسے عبد اللہ بن زبیر سے روایت کیا اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن قرار دیا ہے.

اور اس اعلان نكاح كو حلال اور حرام نكاح كے مابين امتياز قرار ديتے ہوئے فرمايا:

" حلال اور حرام كے مابين فرق يہ ہے كہ دف بجائى جائے اور آواز نكالى جائے "

سنن ترمذى حديث نمبر (1088) علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح ترمذى ميں اسے حسن قرار ديا ہے.

امام باجى رحمہ اللہ موطا كى شرح ميں رقمطراز ہں:

" زنا جو كہ خفيہ اور سرى طور پر ہوتا كے مشابہ ہونے كى بنا پر سرى اور خفيہ طور پر نكاح ممنوع ہونے مين كوئى اختلاف نہيں، اس ليے نكاح ميں خوشى كا اظہار اور وليمہ كرنا مشروع كيا ہے، كيونكہ اس ميں اعلان اور مشہورى ہے "

اور ايك مقام پر لكھتے ہيں:

" ہر وہ نكاح جس كے گواہ چھپائے جائيں تو يہ سرى نكاح كہلائيگا، چاہے گواہ كتنے ہى زيادہ كيوں نہ ہوں "

اس ليے اللہ كے بندے آپ يہ ديكھيں كہ آپ كس چي زكا عزم كيے ہوئے ہيں، كيا آپ كا ارادہ حلال نكاح كا ہے جيسا اللہ اور اس كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم نے حكم ديا ہے، يا كہ يہ خواہش اور فحاشى اور شيطانى پيروى ہے ؟؟؟

آپ قدم ڈگمگانے سے قبل بچ جائيں اور اپنے آپ كو محفوظ كر ليں، كہ آپ دونوں اپنى زندگى كى ابتدا آگ كے گھڑے كے كنارے سے كريں، اللہ تعالى ہميں اور آپ كو جہنم كى آگ سے محفوظ ركھے.

رہا يہ مسئلہ كہ لڑكى كا باپ لڑكى كے ناچاہتے ہوئے بھى اس شخص سے اس كى شادى كرنا چاہتا ہے، جو كہ باپ اور كسى دوسرے ولى كو حق نہيں كہ وہ كسى ايسے شخص سے اس كى شادى كرے جسے وہ نہ چاہتى ہو، جيسا كہ ہم سوال نمبر (26852) اور (22760) كے جوابات ميں بيان كر چكے ہيں.

ليكن اس ميں آپ كو كوئى حق حاصل نہيں، اور آپ اس كے ذمہ دار نہيں، آپ اس لڑكى اور اس كے اولياء كو چھوڑ ديں ہو سكتا ہے اگر آپ دونوں كے مقدر ميں يہ شادى نہ ہو اور آپ اس سے پيچھے ہٹ جائيں اور اس كى زندگى سے نكل جائيں جيسا كہ آپ كو كرنا چاہيے تو ہو سكتا ہے اس صورت ميں وہ اس دوسرے شخص يا كسى اور ميں رغبت كرنے لگے جو اس كے ليے بہتر ہو، اللہ تعالى تم دونوں اور انہيں سب كو اپنے فضل و كرم سے غنى كر دے.

اللہ تعالى ہى توفيق بخشنے والا ہے.

واللہ اعلم.